بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آر کائیو 043

تاریخ: ۲۵ جولائی ۲۰۲۶ء

سوال

الیاس گھمن صاحب کا کہنا ہے کہ جو بندہ کسی عورت کو پیسے دے کر زنا کرتا ہے اس پہ حد نہیں، جانوروں سے کرنے والے پہ حد نہیں — قرآن و حدیث اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں گناہ ہے لیکن حد نہیں۔

الجواب

پیشگی اصول: ہر حرام کام پر "حد" (مقررہ سزا) نہیں ہوتی؛ بعض پر حد، بعض پر "تعزیر" (قاضی کی صوابدیدی سزا)۔ حد نہ لگنا عمل کے جائز ہونے کی دلیل نہیں — وہ حرام و گناہ رہتا ہے۔

1۔ اجرت دے کر زنا (استئجار المرأۃ للزنا): صریح زنا ہے؛ جمہور (مالک، شافعی، احمد) و حدیث کی رو سے زنا کی حد نافذ ہو گی (کنوارا: 100 کوڑے؛ شادی شدہ: رجم)۔ دلائل: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ» (صحیح بخاری و مسلم)؛ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ (الاسراء: 32)؛ «مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ» (صحیح مسلم: 1568) — پیسے دینا زنا کی حقیقت نہیں بدلتا بلکہ گناہ شدید تر کرتا ہے۔ فقہی تفریق: ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول میں شبہے کی بنیاد پر بعض حالات میں حد ساقط ہو کر تعزیر ہو سکتی ہے؛ جمہور کا موقف ہی قوی و احتیاط پر مبنی ہے۔ "حد نہیں" کہنا صرف فقہی اختلاف کی طرف اشارہ ہے — عمل بہر حال حرام و کبیرہ ہے۔

2۔ جانور سے بد فعلی (وطء البھیمۃ): تمام ائمہ کے نزدیک حرام، کبیرہ و خلافِ فطرت۔ سزا میں دو موقف: (الف) تعزیر و سخت سزا (امام احمد و دیگر)؛ (ب) حدِ زنا/قتل کی بجائے تعزیر (ابو حنیفہ وغیرہ)۔ بعض روایات میں "قتل" کا ذکر آیا مگر سند و حکم محلِ اختلاف۔

خلاصہ: پیسے دے کر زنا = صریح زنا، حد نافذ، کبیرہ۔ جانور سے بد فعلی = حرام و کبیرہ، مگر زنا کی حد نہیں، تعزیر۔

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512